Al-Idrak Research Journal
OPEN ACCESS
Al-Idrak
Fiqh Al-Usrah
ISSN (Online): 2789-3227
ISSN (Print): 2789-3235
www.alidrakresearchjournal.com

پاکستانی معاشرے کے عائلی نظام میں جبری مباشرت: ازدواجی تعلقات کا مسئلہ

Marital Rape in the family system of Pakistani society: Marital issue

☆ **Komal Shehzadi**
MPhil Scholar, Rafah International University Faisalabad Campus, Faisalabad

☆☆ **Mufti Amanullah**
MPhil Scholar, Rafah International University Faisalabad Campus, Faisalabad

Citation:
Shehzadi, Komal and Mufti Amanullah " Marital Rape in the family system of Pakistani society: Marital issue."Al-Idrāk Research Journal, 3, no.1, Jan-June (2023): 37− 53.

ABSTRACT

The family system has a special significance in the societies of the world. In the family system of Pakistani society, the issue of forced intimacy is increasing day by day. This is a form of domestic violence and rape. Forced intimacy is a serious crime in the country. In some quarters, the death penalty was proposed for adulterers. This is a heinous crime, but the death penalty is not the solution. It is a legal crime in many countries, including the United States and Latin America, Europe, Australia and some countries in Asia such as Russia and its independent countries, Japan, as well as some southern African countries like South Africa. Family issues are so important in the system of life that once a wrong environment or tendency enters the foundations of marital and domestic life, not only does the family system gradually deteriorate. The family system is the basic and most important institution of human gathering. Violence against women is a social phenomenon. Historically, it has its roots in the gender inequality that has become part of our culture and law. Therefore, it has become necessary to take immediate steps realizing the seriousness of this issue and the importance of family issues in the Qur'an and Hadith can be gauged only from the fact that a large part of the Qur'an is related to these issues. The article will also highlight the importance of the family system and highlight the problems of forced intimacy and make suggestions for solutions.

Key Words: Marital Rape, Married life, Harassment, Sexual Violence

تمہید

سوشل میڈیا اور دیگر حلقہ جات میں آج کل ایک اصطلاح، میریٹل ریپ (Marital Rape) ازدواجی عصمت دری، کا بہت چرچہ ہے اور بہت جوش و خروش کیساتھ اس ٹرینڈ کو پروموٹ کیا جارہا ہے۔ مذکورہ موضوع کے مطابق مغرب میں کچھ عرصہ قبل اس کے حوالے سے قانونی بحث مباحثہ چھڑا ہوا تھا، جس کی وجہ سے وہاں کی کافی

ممالک میں قوانین بھی بن گئے ہیں کہ شریک حیات کی مرضی کے بغیر اس سے جبری مباشرت قائم کرنا غیر اخلاقی اور غیر قانونی ہے اور قابل تعزیر جرم ہے، وہاں تو اس کا پس منظر بے محابا آزادی ہے کہ ہر شخص کو آزادی حاصل ہے، کسی دوسرے کو اس پر قدغن لگانے کا حق نہیں ہے، جنسی تعلق کسی سے اس کی مرضی سے ہی قائم کیا جاسکتا ہے، اس کی مرضی کے بغیر نہیں، حتی کہ بیوی کے معاملے میں شوہر کو بھی نہیں اور اب یہ موضوع ایشائی ممالک، یورپین ممالک وغیرہ میں بھی قانونی حیثیت اختیار کرتا جارہاہے، زوجین کا باہم عملِ مباشرت ایک پسندیدہ اور مطلوب عمل ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو "صدقہ" سے تعبیر کیا ہے۔ آپ کا ارشاد وفي بضع أحدكم صدقة[1] تمھارا اپنی بیوی سے مباشرت کرنا صدقہ ہے"۔

عصمت دری خواتین کی رازداری اور سالمیت کی خلاف ورزی کی ایک انتہائی ظالمانہ شکل ہے۔ ازدواجی زیادتی کا مطلب مرد کے ذریعہ ناپسندیدہ وقت میں جماع سے ہوتا ہے جو اس کی بیوی کے ذریعہ زبردستی، یا جسمانی تشدد کے ذریعہ حاصل کیا جاتا ہے ازدواجی زیادتی صرف طاقت کے استعمال، بدتمیزی یا عصمت دری / جنونی عصمت دری کے ذریعہ ہوسکتی ہے۔ یہ شوہر کے ذریعہ بیوی کے خلاف جسمانی اور جنسی زیادتی کا نشانہ بننا ایک گھناؤنا فعل ہے۔

ازدواجی جبری مباشرت کا معنی و مفہوم

Marital rape is just like any other "kind" of rape - that is, forcible unwanted sexual contact- Except that it occurs between two people who are married[2]

ازدواجی زیادتی بھی اریپ کی ایک قسم ہے یعنی عصمت دری یعنی زبردستی ناپسندیدہ جنسی رابطہ -سوائے اس کے کہ یہ شادی شدہ دو افراد کے مابین ہوتا ہے۔ اسی لیے انگریزی میں اسے "میریٹل ریپ" کہا گیا ہے، اور اردو میں جبری مباشرت، ازدواجی زیادتی، کہا جاتا ہے۔

ازدواجی عصمت دری سے مراد مرد کا اپنی شریک حیات سے ناپسندیدہ جماع ہے، تسکین کے حصول کے لئے مخصوص ایام، یا غیر فطری طریقہ، مارپیٹ، جسمانی تشدد، طلاق کی دھمکیاں، دینا وغیرہ شامل ہیں، یعنی شریک حیات سے ایسے وقت میں جماع کرنا جب وہ رضامندی دینے سے قاصر ہے۔2013 میں، اقوام متحدہ کے ایک سروے میں پتہ چلا ہے کہ بھارت پاکستان سمیت ایشیاپیسیفک کے چھ ممالک میں 10،000 مردوں سے پوچھ گچھ

[1] مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، (بیروت: دار إحیاء التراث العربی، س۔ن)، 2:687۔
Muslim Bin Al-Ḥajjāj, Ṣaḥīḥ Muslim, (Baīrūt: Dār Ihya Al Turāth Al Arabī, S.N),2:697.
[2] Anonym, "Marital Rape", retrieved from http://rationalwiki.org/wiki/Maritel-rape on March 2nd, 2012 at 15.51

کی گئی ہے، جنہوں نے اعتراف کیا کہ وہ اپنی شریک حیات کے ساتھ زیادتی کرتے ہیں۔ اس تحقیق میں پتا چلا ہے کہ یہ ایسے مردوں کا خیال ہے کہ وہ اپنے ساتھی کی رضامندی کے بغیر بھی جنسی تعلقات کے حقدار ہیں۔[1]

اقوام متحدہ کے پاپولیشن فنڈ اور انٹرنیشنل سنٹر کے 2014 کے ایک مطالعہ سے پتہ چلا خواتین پر 60 ٪ مردوں نے تسلط قائم کرنے کے لئے لات مارنا، مارنا، تھپڑ مارنا، گھٹن مارنا، جلانا- تشدد کا استعمال کرنے کا اعتراف کیا۔

موجودہ دور میں، مطالعات سے پتہ چلتا ہے کہ شادی شدہ خواتین میں سے 10 سے 14 فیصد کے درمیان ان کے شوہروں نے عصمت دری کی ہے: زنانہ عورتوں کے طبی نمونوں میں ازدواجی عصمت دری کے واقعات 1 / 3 سے 3 تک بڑھ جاتے ہیں۔ کسی کے شریک حیات کی طرف سے جنسی زیادتی کا ارتکاب تقریبا 25٪ عصمت دری کا ہوتا ہے۔ وہ عورتیں جو ازدواجی زیادتی کا اصل نشانہ بن گئیں وہیں وہ ہیں جو بھاگنے کی کوشش کرتی ہیں۔ جنسی زیادتی کے مجرمانہ الزامات کا ارتکاب دیگر اعمال کے ذریعہ ہوسکتا ہے، جس میں منہ یا مقعد سے جننانگ رابطہ ہونا یا اندام نہانی یا مقعد میں کسی چیز کا داخل ہونا سبھی متاثرہ شخص کی رضامندی کے بغیر ہوسکتا ہے۔ یہ عورتوں پر مردوں کی برتری کو ڈرانے اور زور دینے کا شعوری عمل ہے[2]۔

ازدواجی جبری مباشرت اور مختلف ممالک کے قوانین

دیگر ممالک میں ازدواجی تعلقات کی قانونی حیثیت

1993 میں، جنسی جرائم کے کم سے کم ایک حصے کے تحت، امریکہ کے تمام پچاس ریاستوں میں ازدواجی زیادتی ایک جرم بن گیا[3]۔ تاہم، یہ امر قابل ذکر ہے کہ ریاستوں میں سے صرف ایک اقلیت نے از حد طور پر ازدواجی عصمت دری کو ختم کر دیا ہے، اور کہ یہ کسی نہ کسی تناسب میں باقی ہے۔ زیادہ تر امریکی ریاستوں میں، مزاحمت کے تقاضے ابھی بھی لاگو ہوتے ہیں[4]۔

سترہ ریاستوں اور ضلع کولمبیا میں، شوہروں کو عصمت دری کے استغاثہ سے کوئی استثنیٰ حاصل نہیں ہے۔ تاہم، تریسٹھ ریاستوں میں، اب بھی شوہروں کو عصمت دری کے استغاثہ سے چھوٹ دی گئی ہے۔ نیوزی لینڈ میں، ازدواجی زیادتی کی چھوٹ 1985 میں ختم کر دی گئی تھی جب موجودہ دفعہ 128 سے لے کرائم ایکٹ، 1961 نافذ

[1]http://www.livemint.com/Politics/b6HcnmMqYadNzWAP05FbEO/Behind-closed-doors-Marital-rape-in-India.html(

[2] http://indialawjournal.com/volume2/issue_2/article_by_priyanka.html

[3] National Clearinghouse on Marital and Date Rape, 1996

[4] Schulhofer, S.J., *Unwanted Sex: The Culture of Intimidation and the Failure of Law* (Harvard University Press, Cambridge, 1998), p. 30)

کیا گیا تھا۔ سیکشن IV اب یہ فراہم کرتی ہے کہ کسی دوسرے شخص کے ساتھ جنسی تعلق کے سلسلے میں کسی فرد کو جنسی تشدد کا مجرم قرار دیا جاسکتا ہے[1]۔

میکسیکو میں، ملک کی کانگریس نے ایک بل کی توثیق کی ہے جس کے تحت گھریلو تشدد کو قانون کے ذریعہ سزا دی جاسکتی ہے۔ اگر سزا سنائی جاتی ہے تو ازدواجی زیادتی کرنے والوں کو 16 سال قید ہو سکتی ہے۔ سری لنکا میں، ضابطہ اخلاق میں حالیہ ترمیم ازدواجی عصمت دری کو تسلیم کرتی ہے لیکن صرف عدالتی طور پر الگ ہونے والے شراکت داروں کے حوالے سے، اور حقیقت میں ساتھ رہنے والے شراکت داروں کے تناظر میں عصمت دری کے بارے میں فیصلہ دینے میں بڑی ہچکچاہٹ محسوس ہوتی ہے۔ تاہم، کچھ ممالک نے ازدواجی تعلقات کو گھر میں ہونے والے تشدد کے احاطہ کے طور پر قبول کرنے سے انکار کرتے ہوئے ازدواجی زیادتی کے خلاف قانون سازی کرنا شروع کر دی ہے۔ ازدواجی زیادتی کو مجرم قرار دینے کے حالیہ ممالک میں ترکی (2005)، کمبوڈیا (2005)، ماریشیس شامل ہیں (2007)، گھانا (1998 / 2007)، ملائیشیا (2007)، تھائی لینڈ (2007)، تیونس (2008)، روانڈا (2009)، جنوبی کوریا (2009)، اور جمیکا (2009)۔ ممالک شامل ہیں[2]۔

اسلامی نکتہ نظر

انسان کو نکاح کے ذریعہ صرف جنسی سکون ہی حاصل نہیں ہوتا بلکہ قلبی سکون ذہنی اطمینان غرض کہ ہر طرح کا سکون میسر ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:۔

هُوَ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا[3]

وہی اللہ ہے جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور پھر اسی کی جنس سے اس کا جوڑا بنا دیا تا کہ وہ اس سے سکون حاصل کرے۔

اس آیت سے عورت کی اہمیت معلوم ہوتی ہے کہ عورت مرد کے حق میں ایک انمول تحفہ ہے اور مرد کے لئے باعث سکون و اطمینان ہے لہٰذا جو مرد عورت کی قدر کرتا ہے وہ کامیاب اور پر سکون زندگی گزارتا ہے۔ اگر انسان

---

1 Simester, A.P. & Brookbanks, J., *Principles of Criminal Law* (1st Edn., Brookers Ltd., Wellington, 1998), p. 552.

2 Anonym, “Marital rape”, retrieved from http://en.wikipedia.org/wiki/Marital_rape on March 2nd, 2012 at 14.30

3 الاعراف، 7:189۔

Al-A'rāf,7:189.

نکاح سے جو انسانی فطری ضرورت ہے منھ موڑنے کی کوشش کرتا ہے تو انسان کو خطرناک نتائج کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ نکاح کے بغیر سارا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔

مرد و عورت کے تعلقات، ایسی چیز ہے کہ قرآن کریم نے اس کے نازک نازک جزوی مسائل بھی صراحت کے ساتھ بیان فرمائے ہیں، ایک ایک چیز کو کھول کھول کر بیان کر دیا ہے، اور پھر بعد میں نبی کریم ﷺ نے اس کی تشریح فرمائی۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ وجہ اس کی یہ ہے کہ مرد و عورت کے جو تعلقات ہیں، اور انسان کی جو گھریلو زندگی ہے یہ پورے تمدن کی بنیاد ہوتی ہے اور اس پر پورے تہذیب و تمدن کی عمارت کھڑی ہوتی ہے۔ اگر مرد و عورت کے تعلقات استوار ہیں، خوش گوار ہیں اور دونوں ایک دوسرے کے حقوق ادا کر رہے ہیں تو اس سے گھر کا نظام درست ہوتا ہے اور گھر کا نظام درست ہونے سے اولاد درست رہتی ہے اور اولاد کے درست ہونے سے معاشرہ سنورتا ہے اور اس پر پورے معاشرہ کی عمارت کھڑی ہوتی ہے۔ اس واسطے اس کو "عائلی احکام" یعنی گھر داری کے احکام کہا جاتا ہے، اس لئے قرآن کریم نے ان تعلقات کی چھوٹی چھوٹی باتوں کو بھی بیان فرمایا ہے۔ اسی لیے اسلام میں نکاح کو نہ صرف ایک رسمی حیثیت حاصل ہے بلکہ قرآن و حدیث میں اپنی شریک حیات کے ساتھ حسن سلوک، عزت و احترام کا حکم بھی دیا گیا ہے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وَعَاشِرُوْہُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ"[1]۔ "یعنی بیویوں کے ساتھ نیک برتاؤ کرو"۔

اور حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَخَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِنِسَائِهِمْ ۔[2]

"یعنی تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنی عورتوں کے حق میں بہتر ہو"۔

ایک دوسری حدیث میں حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا[3] ۔

"یعنی عورتوں کے حق میں بھلائی کرنے کی نصیحت کو قبول کرلو"۔ یعنی ان کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرو"۔

---

[1] النساء، 19:4۔

Al-Nisā,4:19.

[2] ترمذی، محمد بن عیسی، **سنن ترمذی**، (بیروت، دار الغرب الإسلامی، س۔ن)، 457:2۔

Tirmadhī, Muḥammad ibn ʻIsa, *Sunan Tirmidhī* (Beīrūt, Dār al-Gharb al-Islāmi, S.N.), 2: 457.

[3] مسلم بن الحجاج، **صحیح مسلم**، 1090:2۔

ان سارے احکام کا مقصد در حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر مرد و عورت کے اندر فطری طور پر ایک جنسی جذبہ اور خواہش رکھی ہے۔ اور اس فطری جذبے اور خواہش کی تسکین کے لئے ایک حلال راستہ تجویز فرمادیا ہے، وہ ہے نکاح کا راستہ۔ اور شوہر بیوی کے تعلقات میں اس ضرورت کو پورا کرنا اولین اہمیت کا حامل ہے، اس لئے حلال کے سارے راستے کھول دیئے۔ تاکہ کسی بھی مرد و عورت کو حرام طریقے سے اس جذبہ اور خواہش کی تسکین کا خیال پیدا نہ ہو بیوی کو شوہر سے تسکین ہو اور شوہر کو بیوی سے تسکین ہو تاکہ دوسروں کی طرف دیکھنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔

لہذا آپ ﷺ کی تعلیمات میں میاں بیوی کے درمیان ملاپ کو صدقہ قرار دیا گیا ہے

حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ الْأَغْنِيَاءُ بِالْأَجْرِ يُصَلُّونَ وَيَصُومُونَ وَيَحُجُّونَ قَالَ وَأَنْتُمْ تُصَلُّونَ وَتَصُومُونَ وَتَحُجُّونَ قُلْتُ يَتَصَدَّقُونَ وَلَا نَتَصَدَّقُ قَالَ وَأَنْتَ فِيكَ صَدَقَةٌ رَفْعُكَ الْعَظْمَ عَنْ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ وَهِدَايَتُكَ الطَّرِيقَ صَدَقَةٌ وَعَوْنُكَ الضَّعِيفَ بِفَضْلِ قُوَّتِكَ صَدَقَةٌ وَبَيَانُكَ عَنْ الْأَرْثَمِ صَدَقَةٌ وَمُبَاضَعَتُكَ امْرَأَتَكَ صَدَقَةٌ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَأْتِي شَهْوَتَنَا وَنُؤْجَرُ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ جَعَلْتَهُ فِي حَرَامٍ أَكَانَ تَأْثَمُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَتَحْتَسِبُونَ بِالشَّرِّ وَلَا تَحْتَسِبُونَ بِالْخَيْرِ[1]

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ﷺ سارا اجر و ثواب تو مالدار لوگ لے گئے کہ نماز پڑھتے ہیں روزے بھی رکھتے ہیں اور حج بھی کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ کام تو تم بھی کرتے ہو میں نے عرض کیا کہ وہ صدقہ خیرات کرتے ہیں لیکن ہم صدقہ خیرات نہیں کرسکتے نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ تو تم بھی کرسکتے ہو، راستے سے کسی ہڈی کو اٹھادینا صدقہ ہے کسی کو راستہ بتادینا صدقہ ہے اپنی طاقت سے کسی کمزور کی مدد کرنا صدقہ ہے زبان میں لکنت والے آدمی کے کلام کی وضاحت کر دینا صدقہ ہے اور اپنی بیوی سے مباشرت کرنا بھی صدقہ ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں اپنی "خواہش" پوری کرنے پر بھی ثواب ملتا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ بتاؤ کہ اگر یہ کام تم حرام طریقے سے کرتے تو تمہیں گناہ

[1] احمد بن حنبل، **مسند**، (القاهرة، دار الحديث، س۔ن)، 291:35۔
Aḥmad Bin Ḥanbal, *Musnad* (Al-Qāḥiraḥ, Dār al-Hadīth, S.N.), 35: 291.

ہوتا یا نہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم گناہ کو شمار کرتے ہو نیکی کو شمار نہیں کرتے۔

شریک حیات سے جنسی تشدد کی ممانعت

مخصوص ایام میں مباشرت کی ممانعت

اسلامی تعلیمات جس میں ہماری تمام ضروریات زندگی کو برملا بیان کر دیا گیا ہے اور تمام آداب حیات کو واضح طور پر ظاہر کر دیا گیا ہے تاکہ مسلمان کسی بات میں جاہل نہ رہیں۔ حسن معاشرت اخلاق کا ایک اہم حصہ ہے اور وظائف جنسی کی تشریح و توضیح ان حالات میں اور بھی ضروری ہو جاتی ہے، جبکہ قوم میں شہوانی جذبات زیادہ ہوں، قرآن حکیم کے زمانہ میں ایسے لوگ تھے جو اس معاملے میں جائز و ناجائز کا خیال نہیں رکھتے تھے، جیسا کہ ابو الاجداح کے سوال سے مترشح ہوتا ہے، اس لئے فرمایا کہ حیض کے دنوں میں مباشرت ممنوع ہے، اخلاقاً بھی اور طبعاً بھی۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَاۗءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْھُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْھُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ [1]

اور یہ آپ سے حیض کا حکم معلوم کرتے ہیں آپ کہیے کہ وہ گندگی ہے 'سو عورتوں سے حالت حیض میں الگ رہو 'اور ان سے عمل زوجیت نہ کرو حتی کہ وہ پاک ہو جائیں 'اور جب وہ مکمل پاک ہو جائیں تو ان کے پاس (وہاں) آؤ 'جہاں سے (آنے کا) اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے بیشک اللہ توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو پسند کرتا ہے

اذی کا لفظ وسیع ہے اور ان دونوں معنوں کو شامل ہے۔ اذی کا معنی تکلیف، بیماری اور گندگی بھی ہے۔ چنانچہ طبی حیثیت سے حیض کے دوران عورت کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ صحت کی نسبت بیماری سے زیادہ قریب ہوتی ہے۔" الگ رہو" اور" قریب نہ جاؤ۔" ان دونوں سے مراد مجامعت کی ممانعت ہے[2]۔

---

[1] البقرہ، 222:2

Al-Baqaḥraḥ, 2:222

[2] کیلانی، عبد الرحمن، **تیسیر القرآن** (مکتبہ رحمانیہ، لاہور، 2003)، البقرہ، 222:2۔

Kailani, Abd u Rehman, *Taīsīr al Qurān* (Maktabah Raḥmanīaḥ, Lahore,2003) Al-Baqarah, 2: 222.

علامہ راغب (رح) مفردات میں بتاتے ہیں:۔

" ذالک اذی باعتبار الشرع وباعتبار الطب علی حسب مایذکرہ اصحاب ھذہ الصناعة یقال اذیتہ۔ اوذیتہ ایذاء واذیتہ اذی "۔

حیض کا نام باعتبار شریعت اذیٰ رکھا گیا ہے اور طب میں بھی اطباء کے اقوال کے مطابق یہ تکلیف دہ چیز ہے۔ چونکہ اطباء نے لکھا ہے ایام حیض میں مقاربت موجب امراض مہلکہ ہے۔ یہی امر تشفیقی قران کریم میں ہے کہ وہ چونکہ ایام موذی ہیں لہٰذا ان ایام میں عورتوں سے اعتزال کرو یعنی مخالطت ومقاربت سے محترز رہو[1]۔

حدیث مبارکہ میں روایت ہے:

عن أبي هريرة قال : من أتى حائضا ، أو امرأة في دبرها فقد كفر بما أنزل على محمد صلى الله عليه وسلم [2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا جس شخص نے اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں یا اس کے پیچھے کے مقام سے صحبت کی تو اس شخص نے اس حکم کا انکار کیا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل گیا گیا"

مولانا اشرف علی تھانویؒ لکھتے ہیں:۔

تمہاری عورتیں تمہارے کھیت ہیں لہٰذا تم (کو اجازت ہے کہ تم) اپنے کھیتوں میں جس طرح چاہو آؤ (مگر اس شرط سے کہ محل ایتان وہی مقام ہو جو ایتان کیلئے موضوع ہے اور خلاف وضع فطری نہ ہو۔ اور یاد رکھو کہ یہ لذائذ مقصود اصلی نہیں ہیں بلکہ مقصود اصلی اعمال صالحہ ہیں پس تم ان میں پورے طور پر منہمک نہ ہو اور) تم کو چاہیے کہ اپنے لئے (نیکیاں) آگے بھیجتے رہو اور خدا سے ڈرتے رہو

---

[1] اصفہانی، امام راغب، **مفردات القرآن** (بیروت: دار القلم، 1412)، 72۔

Aṣfahānī, Imā Rāghib, *Mufradāt Al-Qur'ān* (Baīrūt: Dār- Al -Qalam, 1412), 72.

[2] عبد الرزاق بن ہمام، **المصنف** (الہند: دار السلفیہ، 1399)، 5:330، رقم: 17077۔

'Abdul Razzāq Bin Ḥammām, *Al-Muṣanaf* (Al-: Al-Maktab Al-Islāmī, 1399 AH), 5: 330, NO: 17077.

اور یہ جان لو کہ تم ایک روز اس سے ملنے والے ہو (پس اگر تم نے اس کے احکام کی تعمیل نہ کی تو اس کے سامنے کیا منہ لیکر جاؤ گے [1]۔

شریک حیات کے جذبات کا لحاظ رکھنا

یہاں مردوں کو یہ ہدایت دی گئی ہے کہ بیویوں کی جنسی تسکین کا پورا خیال رکھیں۔ مرد کو صرف اپنی تسکین سے مطلب نہ ہو بلکہ اپنی شریک حیات کی خواہشات کو بھی مد نظر رکھنا بھی نہایت ضروری ہے، حدیث میں ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ مرد کے لیے صحبت سے قبل بیوی کے ساتھ پیار محبت کا رویہ اپنانا عین سنت ہے، تسکین ہو، محض جانوروں کی طرح اپنی خواہش پوری کرنا انسانیت نہیں جیسا کہ حدیث ہے:

لا يَقَعَنَّ أحدُكم على امرأتِه كما تَقَعُ البَهيمةُ وليكنْ بينهما رسولٌ قيل : وما الرسولُ ؟ قال : القُبْلةُ والكَلامُ۔ [2]۔

تم میں سے کوئی اپنی بیوی پر اس طرح نہ گرپڑے جس طرح جانور گرتے ہیں۔پہلے دونوں کے درمیان پیغام رسانی ہونی چاہیے۔پوچھا گیا کہ پیغام رسانی کا کیا مطلب یا رسول اللہ ؟(صلی اللہ علیہ وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بوسے لینا اور محبت بھری بات چیت کرنا"۔

ایک اور مقام پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

: خيركم خيركم لاهله وانا خيركم لاہلی۔ [3]

تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور میں تم میں سے اپنے اہل کے ساتھ سب سے بہترین ہوں۔"

غیر فطری طریقہ سے ازدواجی تعلقات کی ممانعت

اللہ رب العزت نے انسان میں فطری اور طبعی طور پر جو دواعی اور تقاضے رکھے ہیں ان ہی میں ایک داعیہ وتقاضہ جنسی (یعنی مرد وعورت کا باہمی جسمانی تعلق) بھی ہے، یہ داعیہ وتقاضا انسان کے لیے صرف لذت وعشرت

[1] تھانوی، مولانا اشرف علی تھانوی، **تفسیر حل القرآن**، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 222

Thanvi, Maulana Ashraf Ali Thanvi, Tafsir Hal Al-Qur'an, Surah Al-Baqarah, Verse No. 222

[2] دیلمی، **الفردوس بماثور الخطاب** (بیروت: دار الکتاب العربی، 1987)، رقم: 2380۔

Dailmī, *Al-Firdaūs Bima Thaūr Al-Khiṭāb* (Beīrūt: Dār Al-Kitāb Al-ʿArabī, 1987 AH), No. 2380.

[3] ترمذی، **سنن ترمذی**، 2:464۔

Tirmadhī, *Sunan Tirmidhī*, 2: 457.

اور خوشی وشادمانی کا باعث ہی نہیں ؛ بلکہ بقائے نسل انسانی کا سبب بھی ہے، یہی وجہ ہے کہ جائز طور پر اس جنسی وبشری تقاضے کی تکمیل کو شریعت نے نہ صرف جائز قرار دیا؛ بلکہ اسے عبادت وباعثِ اجر فرما کر اس کی حوصلہ افزائی بھی فرمائی، لیکن اسی کے ساتھ اگر کوئی شخص اس کے لیے غیر فطری اور ناجائز طریقے اختیار کرے تو پھر شریعت نے اس کی نہایت سخت مذمت بھی فرمائی ہے۔ارشاد نبوی ہے:

عن ابن عباس ، قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينظر الله إلى رجل أتى رجلا ، أو امرأة في دبرها. [1]

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس مرد کی طرف (رحمت کی نظر سے) نہیں دیکھتا جو کسی مرد سے بدکاری کرتا ہے، یا عورت (بیوی) سے اس کے پیچھے کے مقام سے صحبت کرتا ہے۔"

اس جیسی اور بھی بہت سی روایات ہیں، جن سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اسلام فطری طریقہ کے علاوہ کسی طریقہ کو پسند نہیں کرتا، اخلاقی طور پر ایک سلیم الفطرت انسان اس قسم کے قبیح فعل سے گریز ہی کرتا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کام کرنے والے پر لعنت کی ہے، اور فرمایا:

مَلْعُونٌ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا

"ایسا شخص ملعون ہے جو عورت کی پچھلی شرمگاہ میں جماع کرتا ہے"[2]

بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمایا:

عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ أَتَى حَائِضًا، أَوْ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا، أَوْ كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ، فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [3]

---

[1] عبد الرزاق بن ہمام، **المصنف**، رقم: 17070۔

ʻAbdul Razzāq Bin Ḥammām, *Al-Muṣanaf*, NO: 17077.

[2] احمد بن حنبل، **مسند**، 457:15۔

Aḥmad Bin Ḥanbal, *Musnad*, 15: 457.

[3] احمد بن حنبل، **مسند**، 142:16۔

Aḥmad Bin Ḥanbal, *Musnad*, 16: 142.

(جس نے حائضہ سے جماع کیا یا بیوی کی پچھلی شرمگاہ میں جماع کیا یا کسی کاہن کے پاس آیا تو اس محمد پر نازل شدہ - قرآن - سے کفر کیا)

غیر فطری طریقہ کے بارے رسول اللہ سے استفتاء

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وہ ہستیاں ہیں جب انہیں کو مسئلہ درپیش ہوتا فوراً حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاتے اور اپنا مسئلہ حل فرما لیتے، اسی طرح صحابیات بھی آپ سے مسائل پوچھتی اور مسائل حل فرماتی تھیں ایک مرتبہ بعض خواتین کو صحبت کے مخصوص طریقہ کے بارے اشکال ہوا، تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا۔

عن عبد الرحمن بن سابط قال : دخلت على حفصة ابنة عبد الرحمن فقلت انى سائلك عن أمر وأنا استحي ان أسألك عنه فقالت لا تستحي يا بن أخي قال عن آتيان النساء في أدبارهن قالت حدثتني أم سلمة ان الأنصار كانوا لا يجبون النساء وكانت اليهود تقول انه من جبى امرأته كان ولده أحول فلما قدم المهاجرون المدينة نكحوا في نساء الأنصار فجبوهن فأبت امرأة ان تطيع زوجها فقالت لزوجها لن تفعل ذلك حتى آتى رسول الله صلى الله عليه و سلم فدخلت على أم سلمة فذكرت ذلك لها فقالت اجلسي حتى يأتي رسول الله صلى الله عليه و سلم فلما جاء رسول الله صلى الله عليه و سلم استحت الأنصارية ان تسأله فخرجت فحدثت أم سلمة رسول الله صلى الله عليه و سلم فقال ادعى الأنصارية فدعيت فتلا عليها هذه الآية { نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم } صماما واحدا[1]۔

"عبد الرحمن بن سابط کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرے یہاں حفصہ بنت عبد الرحمن آئی ہوئی تھیں میں نے ان سے کہا میں آپ سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں لیکن پوچھتے ہوئے شرم آرہی ہے، انہوں نے کہا بھتیجے شرم نہ کرو میں نے کہا کہ عورتوں کے پاس پچھلے حصے میں آنے کا کیا حکم ہے، انہوں نے بتایا کہ مجھے حضرت ام سلمہ نے بتایا ہے کہ انصار کے مرد اپنی عورتوں کے پاس پچھلے حصے سے نہیں آتے تھے، کیونکہ یہودی کہا کرتے تھے کہ جو شخص اپنی بیوی کے پاس پچھلی جانب سے آتا ہے اس کی

---

[1] احمد بن حنبل، مسند، رقم: 17070۔

Aḥmad Bin Ḥanbal, *Musnad*, Hadith No: 17070.

اولاد بھینگی ہوتی ہے، جب مہاجرین مدینہ منورہ آئے تو انہوں نے انصاری عورتوں سے بھی نکاح کیا اور پچھلی جانب سے ان کے پاس آتے، لیکن ایک عورت نے اس معاملے میں اپنے شوہر کی بات ماننے سے انکار کر دیا اور کہنے لگی کہ جب تک میں نبی علیہ السلام سے اس کا حکم نہ پوچھ لوں اس وقت تک تم یہ کام نہیں کر سکتے۔ چنانچہ وہ عورت حضرت ام سلمہ کے پاس آئی اور ان سے اس کا ذکر کیا، حضرت ام سلمہ نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ، نبی علیہ السلام آتے ہی ہوں گے، جب نبی علیہ السلام تشریف لائے تو اس عورت کو یہ سوال پوچھتے ہوئے شرم آئی لہذا وہ یوں ہی واپس چلی گئی، بعد میں حضرت ام سلمہ نے نبی علیہ السلام کو یہ بات بتائی تو نبی علیہ السلام نے فرمایا اس انصاریہ کو بلاؤ! چنانچہ اسے بلایا گیا اور نبی علیہ السلام نے اس کے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی "تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں سو تم اپنے کھیت میں جس طرح آنا چاہو، آسکتے ہو" اور فرمایا کہ ایک ہی راستہ ہے۔"

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے ازواج مطہرات وہ واسطہ تھیں کہ جن کے ذریعے صحابیات جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے ازدواجی مسائل کا حل بھی معلوم کرتی تھیں، اس حدیث میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ صحبت کے تمام طریقے جائز و درست ہیں بشرطیکہ وہ ذریعہ اختیار کیا جائے جہاں سے اولاد کا حصول ممکن ہوتا ہے، کیونکہ وہی کھیتی کی جگہ ہے، جس سے اولاد حاصل ہوتی ہے، اس کے علاوہ تمام ذرائع غیر شرعی ہیں ان سے اجتناب کیا جانا ہے اسلامی تعلیمات ہیں۔

فقہ حنفی کی مشہور فتاویٰ کی کتاب، ''کتاب الفتاویٰ'' میں مولانا خالد سیف اللہ رحمانی ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں

سوال:-{1781} ایک مسلمان شوہر اپنی بیوی سے غیر فطری جنسی تسکین زور وزبردستی کرتا ہے، بیوی اس عمل کو روکنے پر قادر نہیں ؟ وہ کیا کرے ؟ جواب:- اسلام دین فطرت ہے اور اس نے قانون فطرت کے دائرے میں رہتے ہوئے انسانوں کی ضروریات اور تقاضوں کو پوری کرنے کی اجازت دی ہے، لیکن انسان فطرت اور شریعت کی حدوں کو پھاند جائے، یہ قطعا درست نہیں اور اس میں نہ صرف آخرت کا نقصان ہے، بلکہ فطرت سے بغاوت انسان کو دنیا میں بھی نقصان سے دوچار کرتی ہے، اس لیے شوہر کا یہ عمل قطعا حرام اور گناہ ہے اور رسول اللہ انے بتاکید اس سے منع فرمایا ہے، (ا) جو باتیں گناہ اور اللہ تعالی کی نافرمانی کی ہوں، ان میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں، اس لیے بیوی پر اس معاملہ ہے کہ اگر شوہر کو سمجھانے کے باوجود اس سے باز نہ آئے، تو خاندان کے بزرگوں، یاسماج کے ذمہ دار لوگوں کے سامنے اپنی شکایت پیش کرے، تاکہ وہ شوہر کی تنبیہ کر سکیں، اللہ تعالی نے مظلوم کو

اس بات کی اجازت دی ہے کہ وہ ظلم سے بچنے کے لیے بری بات کو ظاہر کردے:{لَايُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ }اور اگر وہ ایسے ظالم شوہر سے علاحدگی چاہتی ہو، تو اسے اس کا بھی حق ہے، وہ دار القضاء، یا شرعی پنچایت میں اس بنیاد پر تفریق کا مقدمہ کرسکتی ہے اور قاضی بشرط ثبوت اس کا نکاح فسخ کر سکتا ہے؛ کیوں کہ یہ عورت کے لیے ضرر شدید ہے، اور رفع ضرر قاضی کی بنیادی ذمہ داری ہے [1]۔

اسی طرح چند اور مفتیان کرام اس حوالے سے فرماتے ہیں:

بیوی سے غیر فطری فعل (لواطت) کرنا حرام اور گناہ کبیرہ اور غضب الٰہی کا سخت خطرہ ہے، [2]

کیا اسلام نے عورتوں کو مارنے پیٹنے کی اجازت دی ہے؟

جدید ذہنوں میں اکثر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسلام بھی عورت پر ہاتھ اٹھانے اور مار پیٹ کرنے کا حکم دیتا ہے، جیسا کہ سورۃ النساء کی آیت نمبر 34 میں عورت پر ہاتھ اٹھانے کا حکم دیا گیا ہے۔، مگر اس بات کو بھی ذہن نشین رکھنے کی ضرورت ہے وہ کون سے امور ہیں جن میں مرد کو اختیار دیا گیا ہے:

فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ۭ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَھُنَّ فَعِظُوْھُنَّ وَاهْجُرُوْھُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْھُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ۭاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا[3]

نیک عورتیں فرماں بردار ہوتی ہیں، مرد کی غیر موجودگی میں اللہ کی دی ہوئی حفاظت سے (اس کے حقوق کی) حفاظت کرتی ہیں۔ اور جن عورتوں سے تمھیں سرکشی کا اندیشہ ہو تو (پہلے) انھیں سمجھاؤ، اور (اگر اس سے کام نہ چلے تو) انھیں خواب گاہوں میں تنہا چھوڑ دو، (اور اس سے بھی اصلاح نہ ہو تو) انھیں مار سکتے ہو۔ پھر اگر وہ تمھاری بات مان لیں تو ان کے خلاف کارروائی کا کوئی راستہ تلاش نہ کرو۔ یقین رکھو کہ اللہ سب کے اوپر، سب سے بڑا ہے۔

---

[1] رحمانی، محمد خالد سیف اللہ، کتاب الفتاویٰ، جلد 5، ص، 116

Rahmani, Muhammad Khalid Saifullah, Kitab al-Fatawa, vol. 5, p. 116

[2] قاسمی، مفتی شبیر احمد، فتاویٰ قاسمیہ، جلد 16، ص 200

Qasmi, Mufti Shabbir Ahmad, Fatawa Qasmiyyah, Volume 16, p. 200

[3] القرآن: سورۃ النساء آیت نمبر 34

Al-Qur'an: Surah Al-Nisa verse 34

لفظ " وَاضْرِبُوْهُنَّ " سے متعلق مفسرین کرام کے اقوال کا جائزہ

سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ، تفسیر تفہیم القرآن میں لکھتے ہیں:۔

"نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے بیویوں کے مارنے کی جب کبھی اجازت دی ہے بادل ناخواستہ دی ہے اور پھر بھی اسے ناپسند ہی فرمایا ہے۔ تاہم بعض عورتیں ایسی ہوتی ہیں جو پٹے بغیر درست ہی نہیں ہوتیں۔ ایسی حالت میں نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہدایت فرمائی ہے کہ منہ پر نہ مارا جائے، بے رحمی سے نہ مارا جائے اور ایسی چیز سے نہ مارا جائے جو جسم پر نشان چھوڑ جائے۔ [1] "

پیر کرم شاہ الازہریؒ اپنی معرکۃ الاراء تفسیر، ضیاء القرآن میں تحریر کرتے ہیں:

"یعنی اگر تمہیں ان کی نافرمانی کا پورا علم ہو جائے تو پہلے ہی غصہ سے بے قابو ہو کر انتہائی اقدام نہ کرو۔ بلکہ پہلے انھیں نرمی سے سمجھاؤ۔ اور اگر فہمائش موثر ثابت نہ ہو تو پھر ان سے الگ رات بسر کیا کرو۔ اور محبت بھری باتیں کرنا ترک کر دو۔ وہ عورت جس میں شرافت کی حس ابھی زندہ ہے وہ اس سرزنش سے ضرور اپنی اصلاح کرلے گی۔ لیکن اگر یہ طریقہ کار بھی مفید ثابت نہ ہو تو پھر تم اس کو مار بھی سکتے ہو۔ لیکن مار ایسی سخت نہ ہو جس سے جسم پر چوٹ آجائے۔ والضرب فی ھذہ الایۃ ضرب الادب غیر المبرح (قرطبی) اور حضرت ابن عباس سے تو یہ تصریح مروی ہے کہ اگر مارنے کی نوبت آئے تو مسواک یا اس قسم کی کسی ہلکی پھلکی چیز سے مارے۔ آج کل جہلاء اپنی بیویوں کو بھینسوں کی طرح پیٹتے ہیں اس کی اجازت قطعاً اسلام نے نہیں دی۔[2]"

مفتی شفیع عثمانی تفسیر معارف القرآن میں لکھتے ہیں:

"اس کو معمولی مار مارنے کی بھی اجازت ہے، جس سے اس کے بدن پر اثر نہ پڑے، اور ہڈی ٹوٹنے یا زخم لگنے تک نوبت نہ آئے اور چہرہ پر مارنے کو مطلقاً منع فرمادیا گیا ہے۔[3]"

---

[1] مولانا مودودیؒ، سید ابو الاعلیٰ، تفسیر تفہیم القرآن، در تفسیر آیت سورۃ النساء آیت نمبر 34

Maulana Maududi, Syed Abul Al-Ala, Tafsir Faheeh al-Qur'an, in Tafsir Ayat of Surah Al-Nisa, Ayat No. 34

[2] الازہری، پیر سید ضیاء الکرم شاہ صاحبؒ، تفسیر ضیاء القرآن، در تفسیر آیت سورۃ النساء آیت نمبر 34

Al-Azhari, Pir Syed Zia-ul-Karam Shah Sahib, Tafsir of Zia-ul-Qur'an, in Tafsir Ayat of Surah Al-Nisa, Ayat No. 34

[3] عثمانی، مولانا محمد شفیعؒ، تفسیر معارف القرآن، در تفسیر آیت سورۃ النساء آیت نمبر 34

Usmani, Maulana Muhammad Shafi', Tafsir Ma'arif al-Qur'an, in Tafsir Ayat Surat al-Nisa Ayat No. 34

پاکستانی معاشرہ اور قانون

پاکستانی معاشرے میں خواتین کو شادی سے قبل ہی بتایا جاتا ہے کہ اگر وہ شوہر کی جنسی خواہشات کی مکمل پاسداری ظاہر نہیں کرتیں تو فرشتے ان پر پوری رات لعنت بھیجیں گے۔ اس طرح ان کی اپنی خواہش غیر ضروری ہے۔ خواہش کا صاف مطلب ہے کسی انسان کی رضامندی کا شامل ہونا۔ اب اگر کسی عورت نے شادی کے لیے رضامندی کا اظہار کر لیا ہے اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں نکلتا عورت مرد کی ملکیت ہوگئی اور وہ بغیر کسی رضا و تسلیم کے مسلط ہو جانے کا حق رکھتا ہے۔ ازدواجی جنسی زیادتی کو جرم قرار دینے کے حوالے سے پاکستان کا قانون آج تک مکمل خاموش ہے۔ سیکشن 375 جنسی زیادتی کے جرائم سے متعلق ہمارے پاس واحد قانون ہے اور اس قانون میں آج بھی شادی کا کوئی حوالہ شامل نہیں ہے۔ قانون سازی نہ ہونے کا نتیجہ یہ ہے کہ آج تک ایک بھی کیس ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ کی منزل تک نہیں پہنچا۔ جائے بھی کیسے۔ جہاں قانون کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں ہے وہاں ایک خاتون کی ترجمانی کیسے ہو پائے گی۔[1]

اس بات سے اندازہ لگائیے کہ دو سال قبل ملتان میں ازدواجی جنسی زیادتی کا ایک مشہور کیس سامنا آیا تو اس کی سماعت جنسی زیادتی کی دفعہ 375 کے تحت نہیں ہوئی۔ اس کیس کو دفعہ 377 کے تحت سنا گیا تھا، جو در اصل "جسمانی نوعیت کے غیر فطری جرائم" کا احاطہ کرتا ہے، چاہے وہ خواتین کے خلاف ہوں یا پھر جانوروں کے خلاف۔

دوم، قانون سازی نہ ہونے سے یہ سوچ بھی پیدا ہوتی ہے کہ ہمارے سماج میں جنسی زیادتی کی معنی ہی کچھ مختلف ہے۔ اس کے معنی تو یہ نکلتا ہے کہ جنسی زیادتی کا تعلق عورت کے جسم اور رضا کو پہنچنے والی کسی ٹھیس سے نہیں بلکہ مرد کے مالکانہ حقوق سے ہے۔ اس سارے معاملے سے یہ اخذ کرنا غلط نہیں ہوگا کہ ایک عورت جب پیدا ہوتی ہے تو خاندان کی جائیداد سمجھی جاتی ہے اور شادی کے بعد وہ شوہر کی ملکیت بن جاتی ہے۔ چونکہ وہ شوہر کی ملکیت ہے تو یہ تصور کرنا ہی مشکل ہے کہ آخر کوئی شخص اپنی ملکیت کیسے چوری کر سکتا ہے۔

ایک سوال یہاں یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ جو والدین اپنے بچوں کی زبردستی شادیاں کرواتے ہیں کیا وہ جنسی زیادتی کے کسی زمرے میں آتی ہیں؟ اور اگر اپنے رواجوں سے ہٹ کر ذرا غور کیا جائے تو کیا اسے جنسی جبر کے علاوہ کچھ سمجھا جا سکتا ہے؟

---

[1] جنسی جرائم کہیں ہماری روایت کا حصہ تو نہیں؟ | دستک | DW | 26.09.2020 |

آپ کو ضرور لگ رہا ہو گا کے یہ ساری باتیں کر کے پاکیزہ سماج کے ایک اچھے خاندانی نظام کو تباہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ مگر معذرت کے ساتھ، ہر سماج اپنے سماجی مسائل کے حل کے لیے ارتقائی سفر سے گزرتا ہے اور یوں وہ اپنے سماجی معاملات میں مزید وسعت اور آسانیاں پیدا کرتا ہے۔ پاکستان میں اس حوالے سے قانون واضح نہیں ہے۔ ازدواجی جبری مباشرت کے معاملات کو اکثر گھریلو تشدد اور دیگر دفعات کے ضمن میں داخل کیا جاتا ہے۔ اس طرح کے ایک کیس میں کہوٹہ میں ایک امام مسجد قاری محمد شریف نے، اپنی بیوی کو بجلی کے جھٹکے اور سلاخوں کا استعمال کرتے ہوئے شدید تشدد کا نشانہ بنایا تھا، اور اس کے تین اہم اعضاء کو نقصان پہنچا تھا۔

پریس میں اس کیس کی اطلاع ملنے کے بعد، انھیں گرفتار کر لیا گیا اور اس کا مقدمہ دہشت گردی کی سرگرمیوں کے دباؤ عدالت میں بھیجا گیا، جس نے اسے 30 سال قید کی سزا سنائی۔ متاثرہ خاتون کو اس وقت کی وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے سرکاری اخراجات پر علاج کے لئے انگلینڈ بھیجا تھا۔ وہ مستقل طور پر لندن میں علاج کے بعد پیشاب کا بیگ لے کر جارہی ہیں۔ ٹرائل کورٹ کے فیصلے کے مطابق، سزا مستقل طور پر چلانی تھی، مطلب یہ ہے کہ مجرم کو 30 سال تک جیل میں رہنا پڑے گا۔ لیکن لاہور ہائیکورٹ نے ملزم قاری شریف کی اپیل پر، سزا کو کم کر کے 10 سال کر دیا۔ عدالت کا موقف یہ تھا کہ تینوں زخمی ایک لین دین میں ہوئے ہیں۔ قاری شریف، تاہم، چھ سال کے بعد جیل سے باہر آئے، کیونکہ انہیں عدالتی حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جیل حکام نے سزا میں چھوٹ دی تھی کہ انہیں سی آر پی سی کی دفعہ 382 کے تحت کوئی فائدہ نہیں دیا جانا چاہیئے۔

اس سیکشن کے تحت، قیدیوں کو معافی دی جاتی ہے جیسا کہ جیل دستور العمل اور ایگزیکٹو عہدیداروں کے ذریعہ وقتاً فوقتاً عام معافی دی جاتی ہے۔ جب معاملہ سپریم کورٹ کے دائرے میں لایا گیا تو، اس نے ایل ایچ سی کے فیصلے کو تبدیل کر دیا، یہ مشاہدہ کرتے ہوئے کہ "ایل ایچ سی کے ججوں کا یہ خیال غلط تھا کہ ان اعضاء کو ایک ہی لین دین میں ایک چوٹ کے نتیجے میں نقصان پہنچا ہے۔" عدالت عظمیٰ نے اپنے فیصلے میں مشاہدہ کیا ہے کہ چوٹیں اور جس طرح سے ان کی وجہ سے وہ مقننہ کے ذریعہ سمجھا / تصور نہیں کیا جا سکتا تھا اسی لئے اس طرح کے وحشیانہ فعل کے لئے قانون میں مناسب سزا فراہم نہیں کی گئی تھی۔

پروگریسو ویمن ایسوسی ایشن کی ایک این جی او کی سربراہ، شہناز بخاری، جس نے سپریم کورٹ تک اس کیس کی پیروی کی تھی، نے ڈان کو بتایا کہ عدالت عظمیٰ کے احکامات کے باوجود قاری شریف کو پولیس نے گرفتار نہیں کیا۔ انہوں نے کہا، "یہ تصور کرنا خوفناک ہے کہ ایسے خطرناک آدمی کو معاشرے میں آزادانہ گھومنے کی اجازت ہے۔ شہناز بخاری نے کہا کہ انہیں اتھارٹی سے پتہ چل گیا ہے کہ قاری شریف کا بھائی سپریم کورٹ کے فیصلے کے خلاف نظر ثانی درخواست دائر کرنے کے امکان کو تلاش کرنے کے لئے سپریم کورٹ آیا تھا۔

خلاصہ بحث

اسلام دین فطرت ہے اس میں جہاں ہر لحاظ سے مسلمانوں کی رہنمائی کی ہے، وہاں شوہر اور بیوی کے تعلقات کے حوالے سے بھی مکمل ضابطہ دیا ہے، ایک جانب تو شوہر کو بیوی کا نگہبان بنا کر اس کو یہ حکم دیا کہ اس کے حقوق کا خیال رکھے تو دوسری جانب اس کو یہ بھی کہا گیا کہ اپنے شوہر ہونے کی حیثیت سے فرائض سے غفلت نہ برتے، اسی طرح جہاں ایک طرف بیوی کو اس بات کا پابند کیا کہ وہ اپنے شوہر کی خواہشات کا خیال رکھتے ہوئے اس کے حقوق ادا کرے، وہاں ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا کہ وہ اپنے فرائض میں کوتاہی سے گریز کرے، اور یہی دین فطرت ہے۔

اگر ہم شریعت اسلامی پر خواہ وہ مرد ہو یا عورت تہہ دل سے عمل کریں تو معاشرے میں تشدد کے واقعات کبھی رونما نہ ہوں۔ نسواں کے حقوق کا تحفظ کرنے کا اختیار اللہ اور اسکے رسول کے پاس ہے کسی سیاستدان، حکمران، مقننہ و انتظامیہ کے اداروں کے پاس نہیں۔ یہ حقوق قران و سنت کے مطابق متعین کر دیئے گئے ہیں۔ صرف خلوص دل سے اس پر عمل کرنا باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان قوموں کو تباہ و برباد کر دیتا ہے جو اسکی شریعت کا تمسخر اڑائیں اور کیڑے نکالیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن و سنت کے مطابق نظام حیات چلانے کی توفیق عطا فرمائے اور فضول بحث و مباحثے سے بچائے۔ آمین ثم آمین